سوال

بیوی کی نافرمانی اور سرکشی کی حالت میں خاوند کو کیا کرنا چاہیے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

الحمد للہ

ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

(اور اگر مرد اپنی بیوی کی نافرمانی کا خدشہ محسوس کرے) یعنی اس میں نافرمانی کی علامات ظاہر ہوں کہ وہ اپنے آپ کو خاوند کے سپرد نہ کرے اور اسے استمتاع نہ کرنے دے ، یا پھر اس کی بات تو تسلیم کرے لیکن بہت کوشش اور مجبور کرنے کے بعد تو اس حالت میں خاوند اسے :

(وعظ و نصیحت کرے گا) وہ اس طرح کہ اسے اللہ تعالی سے ڈرائے اور اسے اللہ تعالی کے واجب کردہ احکام یاددلائے کہ اللہ تعالی نے اس پر خاوند یہ حقوق رکھے ہیں اسے اس کی اطاعت کرنی چاہیے ، اگر وہ نہیں کرے گی تو اسے گناہ ہوگا اور اس کا حق نفقہ ساقط ہوجائے گا ۔

اور پھر خاوند کےلیے اسے بستر سے الگ کرنا اور اسے ہلکی سے مار کی سزا دینا بھی مباح ہوگا اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور وہ عورتیں جن کی نافرمانی سے تم ڈرتے ہو انہیں وعظ و نصیحت کرو النساء (34) ۔

(اور وعظ و نصیحت کے باوجود وہ نافرمانی اور سرکشی پر اصرار کریں اور خاوند کے ساتھ معاشرت کےلیے راضی نہ ہوں تو پھر خاوند کےلیے جائز ہے کہ وہ اسے اپنے بستر سے الگ کردے)

اس لیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

اور انہیں بستروں میں الگ کرکے چھوڑ دو النساء (34) ۔

(اور اگر وہ اس علیحدگی کے بعد بھی اپنی نافرمانی پر اصرار کرے تو پھر خاوند کےلیے مباح ہے کہ وہ بیوی کو ہلکی سی مار کی سزا دے جو اسے زخمی نہ کرے اور نہ ہی ہڈی وغیرہ توڑے ۔

اس لیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

اور انہیں مارو النساء (34) ۔

(اور اگر ان دونوں کے درمیان مخالفت اور علیحدگی ہونے کا خدشہ ہو) یعنی علم ہوجائے (تو پھر کچھ لوگوں کو حاکم بنایا جائے یعنی خاوند اور بیوی دونوں کے خاندان میں سے اچھے اور مامون قسم کے لوگ بھیجے جائیں جو اگر مناسب سمجھیں تو انہیں آپس میں صلح کروا کر جمع کردیں اور اگر یہ مناسب نہ ہو تو پھر ان دونوں میں علیحدگی کروادیں ، تو ان دونوں میں سے جو بھی یہ

فیصلہ کریں وہ خاوند اور بیوی کو تسلیم کرنا ہوگا) ۔

اور وہ اس طرح کہ جب خاوند اور بیوی کے درمیان مخالفت پیدا ہوجائے اور دشمنی تک معاملہ چلا جائے تو پھر دونوں جانبوں سے ایک ایک عادل مسلمان اور آزاد شخص کو حاکم بنا کر بھیجا جائے بہتر اور اولی تو یہی ہے کہ دونوں ان کے خاندان میں سے ہوں اور خاوند اور بیوی کے رضامندی سے بھیجیں جائیں جو کہ ان کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد اگر توان کے درمیان صلح بہتر سمجھتے ہوں تو صلح کروا کر انہیں اکٹھا کردیں ، اور اگر وہ یہ دیکھیں کہ ان کی علیحدگی ہی بہتر ہے تو پھر ان کے درمیان طلاق یا خلع کر کے علیحدگی کروائیں ، جو بھی یہ فیصلہ کریں گے وہ خاوند اور بیوی کو تسلیم کرنا ہوگا ۔

اس میں اصل اور دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا یہ فرمان ہے :

اگر تمہیں خاوند اور بیوی کی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ان بن کا خدشہ ہو تو ایک منصف مرد والوں اور ایک مرد عورت والوں کے گھر والوں کی طرف سے مقرر کروا گر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ تعالی دونوں میں ملاپ کرادے گا ۔ ۔

دیکھیں کتاب : العدۃ فی شرح العمدۃ لابن قدامہ المقدسی ص (481) ۔

22216